NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

ظروف اوران کے استعمال کے متعلق ہدایات نبوی ﷺ

Prophet's instructions Regarding Utensils and Their Use

Humaira Altaf
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Women University Multan.
Email: humeraaltaf404@gmail.com
Dr. Kalsoom Paracha
Vice Chancelor/Chairperson, Department of Islamic Studies, Women University Multan.
Email: drkalsoom@wum.edu.pk

Abstract

Allah Almighty has ordered to follow the good manners of the Holy Prophet ﷺ because his good manners are the source of growth and guidance for all human beings and the solution to the problems faced by human life is not possible without understanding the character and applying it in one's life. In this age, the teachings of the Prophet ﷺ and his virtues should be refreshed in the hearts of Muslims so that the evils and immorality spreading in the society can be stopped and the Muslim Ummah, especially the youth, should be brought back to the teachings of shame and modesty. Imitating the people of the West and non-Muslims, the youth of the Muslim Ummah have left behind the basic teachings of Islam, and instead of following the teachings of Islam and being proud of it; they are imitating Jews and Christians in their ways of life and manners. They consider it a source of pride. One of the most important aspects of biography in the present age is related to the events attributed to the Holy Prophet. That is why the Prophet's teachings regarding the use of utensils are eternal and a source of guidance for all humanity. The Prophet ﷺ always ordered the use of utensils that are moderate and beyond extravagance. What is forbidden to eat and drink can be known about them. Shariat Islam has declared eating and drinking in gold and silver vessels as extravagance.

Keywords: Manners, Growth and Guidance, The evils and immorality, Moderate

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
21-12- 2024
Revised:
22-12- 2024
Accepted:
24-12- 2024
Online:
28-12- 2024

CC BY

1. آنحضور ﷺ کا اسوہ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کو تمام انسانوں کے لیے زندگی کا لائحہ عمل قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی جس انداز سے گزاری وہ ہمارے لیے نمونہ عمل ہے۔ آپ ﷺ کے کھانے، لباس اور استعمال میں آنے والی ہر چیز ہمارے لیے لائحہ عمل ہے کہ ہم نے کس طرح کی زندگی گزارنی ہے اور کن اشیاء کو اختیار کرنا ہے اور کن سے کنارہ کشی کرنی ہے۔ آپ ﷺ کا اخلاق کریمہ تمام انسانوں کے لئے منبع رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے اور انسانی زندگی کو درپیش مسائل کا تدارک فہم سیرت اور اپنی زندگی میں اطلاق سیرت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا-"[1]

"بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے"

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ سیّد المرسلین ﷺ کی سیرت میں پیروی کیلئے بہترین طریقہ موجود ہے جس کا حق یہ ہے کہ اس کی اقتدا اور پیروی کی جائے، جیسا کہ غزوہِ خندق کے موقع پر جن سنگین حالات کا سامنا تھا کہ کفارِ عرب اپنی بھرپور افرادی اور حربی قوت کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے اچانک نکل پڑے تھے اور ان کے حملے کو پسپا کرنے کے لئے جس تیاری کی ضرورت تھی اس کے لئے مسلمانوں کے پاس وقت بہت کم تھا اور افرادی قوت بھی اس کے مطابق نہ تھی، خوارک کی اتنی قلت ہوگئی کہ کئی کئی دن فاقہ کرنا پڑ تا تھا، پھر عین وقت پر مدینہ منورہ کے یہودیوں نے دوستی کا معاہدہ توڑ دیا اور ان کی غداری کی وجہ سے حالات مزید سنگین ہوگئے، ایسے ہوشرُبا حالات میں تاجدارِ رسالت ﷺ نے اپنی کیسی شاندار سیرت پیش فرمائی کہ قدم قدم پر اپنے جانثار صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ موجود ہیں، جب خندق کھودنے کا موقع آیا تو اس کی کھدائی میں خود بھی شرکت فرمائی، چٹانوں کو توڑا اور مٹی کو اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا، جب خوراک کی قلت ہوئی تو دوسرے مجاہدین کی طرح خود بھی فاقہ کشی برداشت فرمائی اور اس دوران اگر صحابہ کرامؓ نے فاقے کی تکلیف سے پیٹ پر ایک پتھر باندھا تو سیّد العالَمین ﷺ کے مبارک شکم پر دو پتھر بندھے ہوئے نظر آئے۔ شدید سردی کے باوجود ہفتوں صحابہ کرام ﷺ کے ساتھ میدانِ جنگ میں قیام فرمایا۔ جب دشمن حملہ آور ہوا تو اس کے لشکر کی تعداد اور حربی طاقت کو دیکھ کر پریشان نہیں ہوئے بلکہ عزم و ہمت کا پیکر بنے رہے اور صحابہ ﷺ کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ جب بنو قریظہ کے بارے میں خبر ملی کہ انہوں نے عہد توڑ دیا ہے تو اسے سن کر مُقدّس جَبین پر بل نہیں پڑے اور منافق لوگ مختلف حیلوں کے ذریعے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے لگے تب بھی پریشان نہ ہوئے اور اِستقامت کے ساتھ ان تمام حالات کا مقابلہ فرماتے رہے، جنگ میں ثابت قدمی اور شجاعت دکھائی، اس میں آنے والی سختیوں کا صبر وہمت سے مقابلہ کیا، اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی اور آخرکار اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفار کے لشکروں کو شکست دی۔ ان تمام چیزوں کے پیشِ نظر مسلمانوں کو فرمایا گیا کہ اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ رسولِ ﷺ کی سیرت کی پیروی کرو اور یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی یاد، اس سے امید اور قیامت کی دہشت ہوگی۔

عصر حاضر میں آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ پر عمل مسلمانوں کے ضروری ہے کیوں کہ اغیار کی نقالی کا جنون نوجوان طبقہ

کے دلوں میں مسلسل سرایت کرتا جارہا ہے جس کی وجہ سے مسلسل معاشرے میں برائیاں پروان چڑھ رہی ہیں۔ آنحضور ﷺ کی اطاعت کو مومنوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ-وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔"[2]

"اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

معاشرے میں پھیلتی ہوئی برائیوں اور بے حیائی کا سد باب کیا جانا امت مسلمہ خاص طور پر نوجوانوں کو شرم و حیا کی تعلیمات کی طرف واپس لانا آپ ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اہل مغرب اور غیر مسلوں کی نقالی میں امت مسلمہ کے نوجوان اسلام کی بنیادی تعلیمات حیا کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں اور بجائے اپنے اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے اور اس پر فخر کرنے کے اپنے رہن سہن اور طور طریقوں میں یہود و نصاری کی نقالی کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ عصر حاضر میں سیرت کا ایک انتہائی اہم پہلو آنحضور ﷺ سے منسوب ظروف کے حوالے سے ہے۔ نبی ﷺ کی شخصیت جس انداز سے دنیا کی باقی تمام شخصیات سے اخلاق، کردار، تشخص، اندازِ تکلم بلکہ ہر اعتبار سے منفرد ہے اسی لیے آنحضور ﷺ کی برتنوں کے استعمال کے حوالے سے آپ ﷺ کی تعلیمات ابدی اور پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ہمیشہ برتنوں کے استعمال کا حکم فرمایا جو معتدل ہوں اور اسراف سے ماوراہوں۔

2. ظروف کا مفہوم

اردو زبان میں لفظ ظروف دوسرے معنوں کے ساتھ ساتھ برتن کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی زبان میں برتنوں کے لیے ایک لفظ الآنیۃ استعمال ہوتا ہے جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ برتن (الآنية) اناء کی جمع ہے۔ اناء کسی بھی برتن کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کھانا کھایا جائے یا مشروب پیا جائے یا ان میں کھانے پینے کی اشیاء کو رکھا جائے۔

2.1 ظروف سے متعلق ہدایات نبوی ﷺ

آنحضور ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں کھانے کے لیے جو برتن استعمال کیے ان کی برکات سے امت مسلمہ کو شناسائی ہونی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ نے جن برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا ہے ان کے بارے میں جانا جاسکے۔ شریعت اسلامیہ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو اسراف قرار دیا ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے برتن استعمال فرمائے ہیں، ان میں شیشے، لکڑی، پیتل کے برتن کے علاوہ مٹی کے برتن کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا بھی نہایت سادہ اور معمول قسم کا ساتھ تھا، جس کو دیکھ کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے، اور اجازت چاہی کہ نرم اور آرام دہ بستر کا انتظام کر دیتے ہیں، بلکہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بستر بنا کر لے آئیں، لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرمایا۔ اسی طرح شمائل کی کتابوں میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اکثر اوقات جو روٹی بنتی تھی وہ جو کے آٹا کی ہوتی تھی۔ لہذا جو کی روٹی کا تناول فرمانا، مٹی کی برتن اور معمول قسم کی چٹائی کا استعمال جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ باقی مذکورہ نعت میں اس سادہ اور زاہدانہ اندازِ زندگی کو شعرانہ زبان میں "جو کی روٹی کے ہیں چند ٹکڑے اور ٹوٹی چٹائی پر بیٹھے" سے تعبیر کیا گیا ہے، اس میں حرج نہیں۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

"عن ابن عباس قال:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا هو وأهله لا يجدون عشاء، وكان أكثر خبزهم خبز الشعير[3]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پے در پے راتوں کو رات کا کھانا کھاتے تھے، آپ اور آپ کے گھر والوں کو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا، اور ان کی زیادہ تر روٹی جو کی روٹی تھی۔"

آنحضور ﷺ کی سادہ طرز زندگی اور سادہ ظروف و کھانوں کا استعمال امت مسلمہ کے لیے لائحہ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بے جا تکلفات اور تعیش پرستی سیرت محمدیہ ﷺ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اسراف اور بخل دونوں سے منع کیا گیا ہے۔ سبل الہدیٰ والرشاد میں ہے:

"عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما- قال: أهدى المقوقس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلّم قدح قوارير، فكان يشرب منه.الثاني: في شربه من الفخّار: روى ابن منده عن عبد الله بن السائب عن أبيه عن جده خبّاب قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلّم يأكل قديدا ثم يشرب من فخارة.الثالث: في شربه من القدح الخشب: روى البخاري عن عاصم الأحول عن ابن سيرين رحمه الله تعالى قال: رأيت قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم عند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، وكان قد انصدع، فسلسله بفضة قال: وهو قدح عريض من فخّار، قال أنس رضي الله تعالى عنه: لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا القدح أكثر من كذا وكذا.[4]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے -انہوں نے کہا: مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیالہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ اس میں سے پیتے تھے۔ دوسرا: ان کے برتنوں سے پینے کے بارے میں: ابن مندہ نے عبداللہ بن السائب سے، اپنے والد سے، اپنے دادا خباب سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، خدا اسے برکت دے اور اسے سلامتی دے، پرانا کھانا کھایا اور پھر مٹی کے برتنوں سے پیا۔ تیسرا: اس کے لکڑی کے پیالے سے پینے پر: بخاری نے عاصم الاحول کی سند سے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ دیکھا، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اور اس میں شگاف پڑ گیا تو وہ ٹوٹ گیا۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے رسول اللہ کی سادگی کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ

عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحتجز حصيرا بالليل فيصلي عليه ويبسطه بالنهار، فيجلس عليه. اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فأثر الحصير بجلده، فلما استيقظ جعلت أمسح عنه وأقول: يا رسول الله ألا أخبرتنا قبل أن تنام على هذا الحصير نبسط لك شيئا يقيك منه؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ما لي وللدنيا، ما أنا إلا كراكب استظل تحت، أو في ظل شجرة، ثم راح وتركها دخل عمر ابن الخطاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو نائم

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

على حصير، فأثر في جنبه، فقال: يا رسول الله، لو اتخذت فراشا أوثر من هذا، فقال: «ما لي وللدنيا، والذي نفسي بيده، ما مثلي ومثل الدنيا إلا كراكب سار في يوم صائف، فاستظل تحت شجرة ساعة، ثم راح وتركها[5]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک چٹائی بچھا کر اس پر نماز پڑھتے اور دن میں اسے بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹ گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرنا شروع کر دیا اور کہا: یارسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ اس چٹائی پر سونے سے پہلے ہم آپ کے لیے کوئی چیز بچھا دیں جو آپ کو اس سے بچائے؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس دنیا سے کیا لینا دینا، میں تو اس سوار کی طرح ہوں جس نے درخت کے نیچے یا سایہ لیا، پھر وہ چلا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں داخل ہوئے اور وہ ایک چٹائی پر سو رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے رسول اللہ! اگر میں اس سے بہتر بستر لے لیتا تو اس نے کہا: مجھے دنیا سے کوئی سروکار نہیں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اپنے اور دنیا جیسا کچھ نہیں ہوں، سوائے اس سوار کے جو کہ ایک سوار پر چلتا ہے۔ گرمیوں کے دن اور ایک گھنٹہ تک درخت کے نیچے سایہ کیا، پھر وہاں سے روانہ ہو گئے۔"

شریعت محمدیہ ﷺ میں ان برتنوں میں کھانے کی اجازت ہے جن کی تحریم میں نص قطعی نہ ہو۔ لوہا، لکڑی، تانبا، پیتل، جست، سٹیل، پلاسٹک، کاغذ حتیٰ کہ قیمتی جواہرات جیسے ہیرا، زمرد اور عقیق وغیرہ سے بنے برتنوں کا استعمال مباح ہے ان کی حرمت میں کوئی دلیل نہیں ملتی ہے۔ کچھ برتن ایسے ہیں جن کا استعمال ممنوع ہے وہ انسانی اعضا کے استعمال سے بنے ہیں ان کا استعمال حرام ہے جیسے انسانی کھوپڑی کو پینے کے لیے استعمال کرنا یہ انسانی جزو بدن ہے جس کا استعمال حرام ہے اور یہ تحریم انسان کے احترام کی بنا پر ہے۔ اسی طرح جو جانور نجس العین ہیں جیسے سور کہ اس کی کھال سے بنے برتن کا استعمال بھی حرام ہے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے کیونکہ ان کی حرمت کی نص آگئی ہے۔ برتنوں کے استعمال کے متعلق احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:[6]

2.2 سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کا حکم

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذهب والفضة ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ[7]

"سونے چاندی کے برتنوں میں نہ تو پیو اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ، بے شک یہ (سونے چاندی کے برتن اور رکابیاں) دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے آپ نے پانی طلب کیا تو ایک دہقان چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ پانی لے کر گرایا اور وہ برتن پھینک دیا اور حاضرین مجلس سے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو بتلاتا ہوں کہ میں نے اس بات سے منع کر رکھا ہے کہ مجھے اس برتن میں پلاؤ۔ اس کی وجہ یہ ارشاد نبوی ﷺ ہے اور آگے یہ حدیث بیان فرمائی۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے، پینے اور ان کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ کیوں کہ ایسا کرنے سے اسراف لازم آتا ہے اور اسراف اسلام میں جائز نہیں ہے۔ اسلام میانہ روی کا دین ہے وہ فضول خرچی اور دونوں سے منع کرتا ہے۔ جیسا کہ

ارشادِ ربانی ہے:

"وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔"[8]

”اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں۔“

سراف مَعصِیَت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کام میں اسراف ہوتا ہی نہیں۔ تنگی کرنے کے بارے میں سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق ادا کرنے میں کمی کرے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بڑے بڑے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں جو لذت اور ناز ونعمت میں زندگی بسر کرنے کے لئے کھاتے، نہ خوبصورتی اور زینت کے لئے پہنتے۔ بھوک روکنا، ستر چھپانا، سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا بس یہی ان کا مقصد تھا۔ مومنوں پر سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیوں کہ یہ کافروں کا طریقہ ہے جو کہ اسلام کی نظر میں اسراف میں شمار ہوتا ہے۔ اسلام اسراف کو پسند نہیں کرتا ہے اور نہ ہی کافروں کے طریقے کو پسند کرتا ہے۔ عیش پرستی اور آسودگی کا پہلو اس بات میں مضمر ہے کہ انسان کھانے اور پینے کے لیے ضرورت سے زائد تصرف بجالائے، دین اسلام کی بنیادی تعلیمات میں اس بات کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ مومنوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی اسراف کرتے ہیں وہ درمیانی راہ چلتے ہیں یعنی میانہ روی کے متحمل ہوتے ہیں۔اسلام عیش پرستی سے منع فرماتا ہے۔

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے توسط سے وضاحت ہوتی ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کی خصلتوں میں یہ خصلت شامل ہے کہ وہ نہ تو بخل کرتے ہیں اور نہ ہی اسراف یعنی فضول خرچی کرتے ہیں بلکہ وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے سے تعیش پرستی اور اسراف لازم آتا ہے جو کہ رحمن کے بندوں کے شایان شان نہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں بھی ممانعت اسی وجہ سے آئی ہے کہ اس میں اسراف لازم آتا ہے۔ عیش پرستی سے بچنے کا حکم ہے کہ یہ کفار کا شیوہ ہے نہ کہ مومنوں کا کیونکہ مومنوں کی ساری عیش اور لطف اندوزی آخرت میں ہوگی۔ جب سونے چاندی سے برتن بننے لگیں گے تو درہم ودینار کی نقدیاں ڈھالنے کے لیے سونا چاندی کم پڑ جائے گا۔ ایک علت اسراف اور اتراہٹ بھی بیان کی گئی ہے۔ لیکن یہ علت بھی نقد وجرح سے محفوظ نہیں۔ کیونکہ اگر ممانعت کی علت اسراف ہوتی تو جواہرات سے بنے برتن بھی منع ہوتے جو سونے چاندی کے برتنوں سے بھی زیادہ مہنگے قیمتی اور جی کے تکبر کا باعث ہوتے ہیں۔ تب پھر علت خود سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کا حرام ہونا ہی ہے چاہے ان کا بنا ایک معمولی چمچ یا کپ ہی کیوں نہ ہو اور اس کو برتنے والا اتنا دولت مند ہی کیوں نہ ہو جس کے نزدیک سونے کی بنی اتنی چھوٹی چیز کسی شمار کھاتے میں نہ ہو چہ جائیکہ اس کے نزدیک یہ اسراف یا باعث تکبر بھی نہ ہو۔[9] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ[10]

”حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔“

مومنوں کے لیے سارے عیش وآرام آخرت کے لیے رکھے گئے ہیں، دنیا مومن کے لیے قید خانہ کی مانند ہے اس میں تعیش وعیش پرستی کی اسلامی تعلیمات میں حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ دنیا میں نعمتوں سے محرومی پر مایوسی ایک مومن کا شیوہ نہیں کیونکہ مومن کے لیے آخرت ہے جو دنیا سے بہتر اور ابدی وپائیدار ہے یہ ارشاد سب مومنوں کے لیے ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجرجر فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ[11]

"جو شخص چاندی کے برتن میں (پانی وغیرہ) پیتا ہے، بے شک وہ تو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو غٹاغٹ ڈالتا ہے۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے توسط سے معلوم ہوتا ہے کہ جن گناہوں کے سبب انسان کو جہنم میں ڈالا جائے گا وہ کبائر گناہ ہوں گے، سونے اور چاندی اور قیمتی دھاتوں کے برتنوں میں کھانا اور پینا دراصل کبیرہ گناہوں میں ایک گناہ ہے اسی وجہ سے حدیث مبارکہ میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔

2.3 مشک میں منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكَسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا [12]

"نبی کریم ﷺ نے مشکوں میں "اختناث" سے منع فرمایا یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں منہ لگا کر پانی پینے سے روکا۔"

2.4 برتن کو ڈھکنے کی ہدایت

بعض صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کو بطور ہدیہ دودھ پیش کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی ابو حمید ساعدی مقام تشریح سے ایک برتن (پیالے) میں دودھ نبی کریم ﷺ کے لیے لائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: الاحمرته ولوان تعرض عليه عودا [13] "اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے چاہے اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔"

ظروف کے استعمال کے حوالے سے یہ حدیث اپنے مضمون میں کافی ہدایات کی متحمل ہے۔ کوئی بھی برتن کھانے پینے کی اشیاء کا متحمل ہو تو اسے ننگا نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ اسے ڈھانک کر رکھ دینا مناسب ہوتا ہے۔

2.5 مردار کی کھالوں سے برتن بنانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ "کچی کھال کو جب دباغت دے دی جاتی ہے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔" اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ جبکہ چاروں (اصحاب سنن) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: أَيُّمَا إِهَابٍ دبغ "جس کھال کو بھی دباغت دے دی جاتی ہے (وہ پاک ہو جاتی ہے)۔"[14]

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ

مَرَّ النَّبِيُّ بشارة يَجُرُّونَهَا ، فَقَالَ: لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا " فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: يُطَهِّرُهَا الْمَاءِ وَالْقَرِضُ"[15]

نبی کریم ﷺ ایک (مردہ) بکری کے پاس سے گزرے جس کو لوگ گھسیٹ کر کوڑے پر پھینکنے کے لیے لے جا رہے تھے تو آپ لئے ﷺ نے فرمایا: "اگر تم لوگ اس کی کھال کو (اتار کر) لے لیتے؟ (اور دباغت دے کر کسی کام میں لے آتے تو اچھا تھا)۔" اس پر لوگوں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "(مردار کی) کھال کو (بھی) پانی (سے) اور قرظ (کے پتوں سے دباغت دینا) پاک کر دیتا ہے۔"

2.6 کافروں کے برتنوں میں کھانے پینے کا حکم

"حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

" قَالَ: وَعَنْ قلتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ ، أَفناكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ؟ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا فِيهَا ، إِلَّا أَن لا تَجِدُوا غَيْرَهَا ، فَاغْسِلُوهَا، وَكُلُوا فِيها[16]

”وہ فرماتے ہیں کہ میں نے (خدمت نبوی میں) عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم ایسی قوم کی سرزمین میں ہوتے ہیں جو اہل کتاب ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا (پی) لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:”ان کے برتنوں میں مت کھاؤ (پیو) سوائے اس صورت کہ تمہیں ان کے علاوہ (دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو دھو کر ان میں کھا (پی) لیا کرو۔“ مذکورہ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے کافروں کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ البتہ دو شرطوں کے ساتھ ان کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی ہے:

- ایک یہ کہ ہمیں دوسرے برتن میسر نہ ہوں۔
- دوسری یہ کہ استعمال سے قبل ان کو دھو لیا جائے۔

کفار کے استعمال شدہ برتنوں میں کھانے اور پینے سے شریعت محمدیہ ﷺ نے اعتراض کیا ہے کیوں یہ لوگ نجس ہیں اگر ان کے برتنوں کو بامر مجبوری دھو کر استعمال میں لایا جائے تو کوئی حرج نہ ہے۔ کفار ان برتنوں میں سور پکا کر کھانے کے عادی تھے جو نجس العین ہے۔ اسی مضمون کی ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ اللہ النَّبِي وَأَصْحَابَهُ تَوَضَّؤُا مِنْ مَّزَادَةِ امْرَأَةٍمُشْرِكَة[17]

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ جیسے کام کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک مشرکہ خاتون کے مشکیزہ سے (پانی لے کر) وضو فرمایا تھا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔ ایک سفر کی حالت میں جب پانی ختم ہو گیا تو صحابہ کرام کی پیاس اور وضو کے لیے بھی پانی نہ تھا، پانی کی تلاش شروع کی گئی ایک مشرکہ عورت اونٹ پر پانی کے دو مشکیزے لادے جارہی تھی۔ آنحضور ﷺ کے پاس اس عورت کو اونٹوں سمیت لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان مشکیزوں میں پھونک مبارک ڈالی اور صحابہ کرام کو پانی پینے کا حکم دیا پانی میں پھونک مارنے کی وجہ سے اتنی برکت ہوئی کہ پانی ویسے کا ویسا رہا اس میں ذرا بھر بھی کمی واقع نہ ہوئی اور تمام صحابہ کرام سیر اب ہوئے اور وضو کیا۔

2.7 ٹوٹے برتن کو چاندی کے تاروں سے جوڑنے اور باندھنے کا بیان

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ الله : أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ[18]

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا لکڑی کا ایک پیالہ (تھا جو ایک جگہ سے) ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کی ایک زنجیر لگا دی۔“

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں ان برتنوں کے استعمال کے جواز کا بیان ہے جن میں تھوڑی بہت چاندی لگی ہوتی ہے۔ یہ برتن اگر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں تو ان کو آپس میں جوڑ لیا جائے تو حرج والی بات نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ حتی الامکان اپنے زیر استعمال اشیاء کی حفاظت کا اہتمام فرمایا کرتے۔ اس لیے اپنے ٹوٹے پیالے کو درست کر کے اسے دوبارہ استعمال فرمایا۔ یہیں سے ہمیں اقتصادیات کے ایک اہم ترین ستون کا بھی علم ہو گیا، وہ یہ کہ جس چیز سے بھی فائدہ اٹھانا ممکن ہو آدمی اس کو ضائع نہ کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ مال آدمی کے دین و دنیا کے قیام کا ذریعہ ہے جس کی حفاظت لازم ہے اور اس کی پوچھ ہو گی جیسا کہ

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

ارشادِ باری تعالی ہے:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا [19]

اور بے سمجھوں کو اپنے مال نہ دو، جو اللہ نے تمھارے قائم رہنے کا ذریعہ بنائے ہیں۔"

اس آیت مقدسہ کا مضمون یہ ہے کہ اگر مال کو ان لوگوں کے سپرد کیا جائے تو اس کی حفاظت نہ کر سکتے ہوں تو بہتر اور مناسب یہ ہے کہ انہیں سرے سے مال دیا ہی نہ جائے تاکہ مال ضائع ہونے کا اندیشہ کم سے کم ہو۔ اس کے علاوہ حدیث مذکورہ کا مضمون بھی مال اور برتنوں کی حفاظت کے متعلق ہے کہ اگر کوئی برتن جزوی طور پر ٹوٹ جاتا ہے تو اس کو درمیان میں جوڑنے سے اسے درست کیا جا سکتا ہے، اسے مکمل طور پر ضائع کرنے سے بہتر یہی ہے کہ اسے جوڑ لیا جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی تواضع کہ آپ ﷺ ٹوٹے پیالے میں بھی پانی نوش فرما لیا کرتے تھے۔

حضرت ثابت سے مروی ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں دکھانے کے لیے ایک لکڑی کا مضبوط، موٹا اور لوہے کا پترا چڑھا ہوا پیالہ لے کر آئے اور فرمانے لگے: اے ثابت! هذا قدح رسول الله [20] "یہ اللہ کے رسول ﷺ کا پیالہ ہے۔"

بعض احادیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا پانی پینے کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی کی زنجیروں سے جڑوالیا۔ [21]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كان لرسول الله قدح قوارير يشرب فيه [22]

"رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اس میں (پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے۔"

3. آنحضور ﷺ کے زیرِ استعمال ظروف

کاشانہ اقدس میں سادہ اور فطری طور پر پائے جانے والے برتن و ظروف موجود ہوتے جن کو آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے بھی مباح قرار دیا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تور (کونڈا)

نبی کریم ﷺ مشروبات کے لیے مختلف قسم کے برتن استعمال کرتے تھے، ایک برتن تور (کونڈا) ہوتا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے لیے نبیذ بھگوئی جاتی تھی۔ [23] یہ کونڈا پتھر کا بنا ہوا تھا۔

گھڑا

نبی کریم ﷺ نے بن لاکھ لگے گھڑے میں بھی نبیذ بھگونے کی اجازت دی تھی۔ [24]

مشکیزہ

نبی کریم ﷺ کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ بھگویا جاتا تھا، اس کا منہ باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا۔ [25]

ڈول

مشروبات پینے کے لیے نبی کریم ﷺ ڈول بھی استعمال کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی، اس کے ایک ڈول سے کھڑے کھڑے پیا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کے قریب پانی مانگا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ڈول لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے۔

پیالہ

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

نبی کریم ﷺ مشروبات پینے کے لیے زیادہ تر پیالہ استعمال کرتے تھے، ایک دفعہ آپ سقیفہ بن ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے حضرت سہل سے پانی مانگا تو حضرت سہل نے پیالے میں آپ کو پانی پلایا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سہل سے وہ پیالہ بطور ہبہ مانگ لیا، حضرت سہل نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔[26]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لقد سقیت رسول الله ما بقدحی هذا الشراب كله العسل والنبيذ و الماء واللبن [27]

"میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے: شہد، نبی، پانی اور دودھ۔"

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک کے پاس آنحضور ﷺ کا پیالہ مبارک موجود ہوتا وہ ٹوٹ گیا تو حضرت انس بن مالک نے چاندی کے ساتھ اسے جوڑ دیا تھا وہ چمکدار لکڑی کا بنا ہوا پیالہ تھا جو کاشانہ اقدس میں موجود تھا اس میں ایک حلق لوہے کا بھی تھا اس لوہے کو چاندی سے تبدیل کرنے کے خادم رسول ﷺ نے جب ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ انہوں نے اس ارادہ کو ترک کر دیا۔[28]

4. شراب میں استعمال ہونے والے برتنوں کی حرمت اور منسوخی کا بیان

قبل از اسلام شراب ممنوع نہ تھی اور لوگوں نے وسیع پیمانے پر شراب تیار کر کے اس کا کاروبار چمکایا ہوا تھا اور شراب کے لیے الگ سے برتن بنائے ہوئے تھے اسلام سے پہلے لوگ جن برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں نبیذ (پھلوں، کھجوروں، کشمش اور دیگر خشک یا تر پھلوں کا پانی کے ذریعے بنایا ہوا آمیزہ) جو بطور مشروب استعمال ہوتا تھا بنا کر پینے سے منع فرما دیا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب شراب کی حرمت نئی نئی نازل ہوئی تھی کہ کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں، جب شراب کی حرمت دلوں پر جم گئی تو آپ نے جن برتنوں کے استعمال سے روکا تھا تو آپ نے یہ پابندی ختم کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ جب انصار نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو ان کے علاوہ اور برتن نہیں ہیں تو آپ نے ان کو ان برتنوں میں ہی نبیذ بنانے کی اجازت دے دی۔[29]

شراب میں استعمال ہونے والے ظروف کی حرمت کے متعلق حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

عن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ [30]

"جناب سعید بن جبیرؒ نے کہا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے سنا' وہ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ حرام فرمائی ہے۔ سعید کہتے ہیں کہ میں ان کی بات سے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ حرام فرمائی ہے 'گھبرا کر نکل آیا اور سیدنا ابن عباسؓ کے پاس پہنچا۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے ابن عمرؓ کی بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ حرام فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ حرام کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ گھڑے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہر وہ برتن جو مٹی سے بنا ہو۔"

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

حدیث مذکورسے معلوم ہوتا ہے کہ مٹی سے جو برتن بنائے جاتے ان میں وہ بھی شامل ہیں جن کا حدیث مبارکہ میں ذکر آیا ہے۔ جس برتن میں شراب پی جاتی تھی اسے حرام قرار دینے کی حکمت یہ تھی کہ حرمت کا حکم نیا تھا ایسا نہ ہو کہ لوگ شراب کی آڑ میں اور چیزوں ملا کر پینا شروع کر دیں جن کا اثر شراب جیسا ہوتا ہے۔ نبیذ بنانے کے لیے ان برتنوں کو حلال قرار دے دیا گیا تھا جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت راسخ ہو گئی تھی۔

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنْ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ [31]

”ابوالقموص زید بن علی سے روایت ہے کہ اس نے وفد عبدالقیس کے ایک آدمی سے نقل کیا جو اس وفد میں شریک تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (راوی حدیث) عوف کا خیال ہے کہ اس کا نام قیس بن نعمان تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”لکڑی کے برتن، روغن زفت والے برتن، کدو کے برتن (تونبے) یا سبز روغن ملے برتن میں مت پیو، بلکہ چمڑے کے مشکیزے میں پیو جس کا منہ باندھا جاتا ہے، اگر نبیذ میں شدت آ جائے (ترش ہو جائے) تو اس کی شدت کو پانی ڈال کر ختم کر لو، اگر وہ ختم نہ ہو تو اسے بہا دو۔“

اسی طرح وجد عبدالقیس کے لوگوں کے سوال پر ارشاد فرمایا

أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنْ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ [32]

”سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وفد عبدالقیس کے لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کس میں پئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”کدو کے برتن (تونبے)، تارکول لگے برتن اور لکڑی کے برتن میں مت پیو، اپنے مشکیزوں میں نبیذ بنایا کرو۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر مشکیزوں میں ہوتے ہوئے بھی اس میں شدت آ جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس میں مزید پانی ڈال لیا کرو۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا ”اسے بہا ڈالو۔“ پھر فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام فرمایا ہے یا کہا۔ حرام کی گئی ہے۔ شراب، جوا اور کوبہ۔“ اور فرمایا ”ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔“

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ [33]

”سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کدو کے برتن (تونبے) روغن لگے ہوئے سبز برتن، لکڑی کے برتن اور جو کی شراب سے منع فرمایا ہے۔“

5. چار قسم کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت

اس غرض سے عموماً چار قسم کے برتن استعمال کئے جاتے ہیں:۔

1۔ الدباء

2۔ حنتم

3۔ مزفت

4۔ نقیر

الدباء

بڑے سائز کے کدو جب خشک ہو جاتے تو ان کے اندر کا گودا وغیرہ نکال کر سخت خول کو برتن کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔افریقہ کے ملکوں میں آج بھی اس کا رواج ہے۔وہاں ایسے کدو بھی پائے جاتے ہیں جو نیچے سے گول ہوتے ہیں۔اور اوپر کی طرف ان کی بہت لمبی گردن ہوتی ہے۔ان کو بھی اندر سے خالی کر کے مشروب وغیرہ کے برتن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔یہ بالکل صراحی کی شکل کا ہوتا ہے۔فارسی شاعری میں اس لئے کدو کا لفظ شراب کے برتن یا صراحی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس کے باہر کی سطح سخت اور نم پروف جبکہ اندر کی سطح اسفنجی ہوتی ہے اور اس کو شراب کے لئے استعمال کیا جائے۔تو دھونے کے باوجود اس کی اندرونی اسفنجی سطح میں خامرہ یعنی وہ مادہ جو نبیذ کے رس وغیرہ میں خمیر اٹھانے کا سبب بن جاتا ہے۔موجود ہوتا ہے۔اس لئے ایسے برتنوں میں پھلوں کا رس تیار کرنے یا رکھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

حنتم

شراب بنانے کی غرض سے مٹی کے بڑے بڑے برتنوں کو اس طرح بنایا جاتا تھا کہ ان کی مٹی گوندھتے وقت اس میں خون اور بال ملا دیے جاتے۔اس سے ان برتنوں کا رنگ سیاہی مائل سبز ہو جاتا تھا۔غرض یہ ہوتی تھی کہ اس کی سطح سے ہوا کا گزر بند ہو جائے۔اور تخمیر کا عمل تیز اور شدید ہو جائے۔ ایسے برتنوں کے اندر ہوا کی بندش کو یقینی بنانے کے لئے کوئی روغن وغیرہ بھی لگا دیا جاتا تھا۔یہ برتن اپنی ساخت میں گندے اور غلیظ ہونے کے علاوہ اندرونی سطح پر شراب کے خامروں کو چھپائے رکھتے تھے۔جن کی وجہ سے اس میں بھی تیزی سے تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا تھا۔

مزفت

وہ برتن جس کے اندر روغن زفت ملایا گیا ہو۔یہ تارکول سے ملتا جلتا معدنی روغن ہے۔(لسان العرب)زفت ملنے کا مقصد بھی وہی تھا کہ ہوا کا گزر نہ ہو اور شراب سازی کے لئے عمل تخمیر جلد اور شدت سے شروع ہو جائے۔یہ بھی دوسرے برتنوں کی طرح شراب کے خامروں کا

حامل ہوتا تھا۔اس کے علاوہ روغن ملنے کی وجہ سے چپچپا اور ناصاف بھی ہوتا تھا۔

نقیر

کھجور کے تنے کو اندر سے کھوکھلا کرتے لیکن اس کی جڑیں اس طرح زمین میں رہنے دیتے ظاہر ہے کہ اس کا صحیح طور پر دھونا ممکن نہ تھا۔ نیز اس کے اندرونی سطح پر شراب کے خامرے اور دوسری گندگی بھی موجود رہتی تھی۔اس میں پھلوں وغیرہ کا مشروب (نبیذ بنایا جاتا۔)تو وہ جلد شراب میں تبدیل ہو جاتا تھا۔اسکا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا۔

عرب ان برتنوں میں شراب کے علاوہ نبیذ بھی بناتے تھے۔اور اس میں بہت جلد ترشی آجاتی تھی۔چونکہ یہ لوگ پہلے ان برتنوں کے مشروبات اور شراب کے عادی تھے تو انہیں معمولی نشے کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔اس لئے حرمت شراب کی ابتداء میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرما دیا گیا۔مگر بعد ازاں اجازت دے دی گئی تھی۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَهَيْتُكُمْ عَنْ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا[34]

"میں نے تمہیں چمڑے کے علاوہ برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا، لیکن اب تم ہر برتن میں پیو، البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔"

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار کے لوگوں نے آپ سے عرض کیا: وہ تو ہمارے لیے بہت ضروری ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تب ممانعت نہیں رہی"[35]

6. خلاصۃ البحث

سیرتِ محمدی ﷺ انسانی معاشروں کے فکری و علمی ارتقاء میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آپ ﷺ کی حیات کے مبارک پہلو قلم طراز کرنا سعادت و اعزاز ہے جو کہ آقا دوعالم ﷺ کے ساتھ اپنا قلبی تعلق رشتہ استوار کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ رحمتِ عالم ﷺ کی سیرت تمام انسانوں کی بھلائی اور ان کی زندگیوں میں استحکام کے قیام کے لئے بنیادی مصدر ہے۔ زیر نظر بھی انہی کاوشوں کی ایک کڑی ہے کہ رحمتِ عالم نے دعوتی تعلیمات کے آغاز سے کس طرح عالمگیر انقلاب برپا کیا تاریخ کے مختصر عہد میں (تقریباً دس سال) میں عرب کے خطے سے لے کر پوری دنیا کا عالمی نظام یکساں تبدیل کیا سیرت النبی ﷺ کہ جس پہلو کو بھی تحقیق کے لیے منتخب کیا جائے اس میں بے شمار برکات کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن بالخصوص اپنے ملکی حالات کے تناظر میں اور بین الاقوامی سطح پر مسلم امہ کی موجودہ صورتحال اور مسلم نے امہ کی کسمپرسی کو دیکھتے ہوئے قلم اٹھانا مدبر اور محقق سیرت نگار کی فکر کا لازمی حصہ ہے۔

اس وقت مسلم امہ کئی اعتبار سے انحطاط اور بھنور کا شکار ہے۔ ہماری تنزلی کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے سب سے بڑی اور بنیادی وجہ سیرت النبی ﷺ کے حقیقی پیغام سے نہ آشنائی ہے لیکن ہم اس حوالے سے بہت خوش قسمت ہیں کہ پچھلی کچھ صدیوں کے درمیان ہمارے ہاں کئی نامور سیرت نگار پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی تحقیق اور زندگی کے ایام آنحضور ﷺ کی سیرت کے نئے پہلوؤں اور نئی جہات کو عوام الناس کے سامنے لانے کے لیے وقف کیں۔ آنحضور ﷺ کی حیات کے مختلف جہات میں ایک نمایاں جہت آپ سے منسوب چیزوں کا تعارف تبصرہ اور تجزیہ بھی ہے۔ ہمارے ہاں عمومی ایک تصور پایا جاتا ہے کہ جو چیز کسی خاص شخصیت سے منسلک ہو ہم اسے خاص عزت و احترام اور اکرام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس حوالے سے مکمل احتیاط برتنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ اس چیز کا تعلق کا براہ راست یا بلاواسطہ طور پر کسی اہم شخصیت سے استوار ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے یہ موقف بالکل واضح ہونا چاہیے کہ جو تمام شخصیتوں کے سردار ہیں جو آنحضور ﷺ سے منسوب چیزوں کی عزت رفعت شان اور کمال کسی بھی انسانی یا کسی بھی انسان کی فکر کے دائرے میں آنا ناممکن ہے ان چیزوں کے تعارف کے حوالے سے جو نبی ﷺ نے اپنے مبارک حیات کے اندر استعمال فرمائی مختلف محققین سیرت نے اپنی خدمات سرانجام دی ہیں۔ جملہ محققین کا کام منسوبات رسول کے مجموعی طور پر جائزے کے طور پر مشتمل تھا۔

زیر نظر سعی باقاعدہ طور پر منسوبات رسول آنحضور ﷺ سے منسوب چیزوں میں سے کچھ خاص چیزوں پر ایک منفرد اور لاجواب تحقیق ہے۔ آنحضور ﷺ جن چیزوں کو اپنی حیات مبارکہ میں استعمال فرمایا وہ امت مسلمہ کے لیے باعث برکت ہیں اور متبرک ہیں۔ منسوبات رسول سیریز میں زیر نظر مقالہ نبی ﷺ کے لباس اور آپ کی ظروف کے متعلق ہے۔ اس میں آنحضور ﷺ کا لباس اور

لباس کے متعلق آپ کے احکامات اور اس کے متعلق احادیث نبویہ کو شامل کیا گیا مزید لباس کے استعمال میں کن ضروری امور کو مد نظر رکھنا چاہئے یہ بھی شامل بحث ہے۔ جبکہ اس تحقیق میں اس امر کی کھلی طور پر تردید کی گئی ہے کہ عصر حاضر میں لباس کو بطور فیشن کے استعمال کیا جا رہا ہے لباس کی سلائی کا انداز کچھ اس طرح اپنایا جاتا ہے جو کہ قطا بھی اسلامی اصولوں کے عین مطابق نہیں ہوتا اور اسلامی اصولوں کو پامال کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ جس کی عمدہ مثالوں میں اکثر گرمیوں میں نوجوان طبقہ ایسے لباس کا اہتمام کرتا ہے جس سے ستر عورت مکمل طور پر نہیں ڈھانپا جاتا جس کی وجہ سے فحاشی کے امکانات پہلے سے بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے لئے عصر حاضر میں لباس کے حوالے سے درپیش تحدیات کا جائزہ اور حل کی راہیں تلاش کی گئیں ہیں۔ اس کے ساتھ نبی کریم صلی علیہ وآلہ وسلم نے برتنوں کے استعمال میں کس طرح معتدل روایت کو قائم رکھا اس کا عصری تناظر میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ زیر نظر کاوش میں سیرت النبی ﷺ کے اس پہلو پر نمایاں روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نبی ﷺ اکثر و بیشتر سادہ اور مٹی کے برتن استعمال کرتے تھے اور آپ نے برتنوں کے استعمال میں کبھی بھی کسی فضول چیز سے کام نہیں لیا۔ اس کے علاوہ برتنوں کے استعمال کے حوالے سے اسلامی طریقہ کار کیا ہے اس پر تفصیلی گفتگو مقالے کا حصہ بنائی گئی۔

المختصر اس مقالے میں نبی ﷺ کی سیرت مقدس کے اس منفرد ترین پہلو کو نکھارنے اور قارئین کے لیے مفید بخش بنانے کی ہر ممکن سعی کی گئی۔ مواد کو پیش کرنے کی ترتیب اور موضوع کی طرف توجہ مرکوز کروانے کے لیے حکمت عملی نہایت احسن انداز سے مرتب کی گئی مقالہ تحقیق کے میدان میں ایک نئی پیش رفت ثابت ہو گا۔ میں دعا گو ہوں اللہ کریم میری یہ کاوش اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے۔

نتائج مقالہ

زیر بحث موضوع سے مندرجہ ذیل نتائج واضح ہوتے ہیں:

1. رسول اللہ ﷺ کھانا پینا برتنوں میں فرماتے اور یہ برتن عمومی طور پر مٹی یا لکڑی کے ہوتے۔
2. کافروں کے برتنوں میں کھانے پینے سے احتراز فرمایا لہذا ہم بھی انہیں استعمال نہ کریں۔
3. چار اقسام کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا، جو عرب کے جاہلی معاشرے میں شراب کے لیے عام طور پر استعمال ہوتے۔
4. سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے پینے کی امت مسلمہ کو ممانعت ہے۔
5. تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کرنا امت مسلمہ کا شیوہ ہے اور اسے باعث برکت سمجھا جاتا ہے۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

[1] القرآن،21:33

Al-Qur'ān, 33:21.

[2] القرآن،07:59

Al-Qur'ān, 59:7.

[3] أخرجه الترمذي في شمائله في باب ما جاء في صفة خبز رسول الله صلى الله عليه وسلم (ص:99)، ط. دار إحياء التراث العربي ، بيروت

Akhraja al-Tirmidhī fī Shamā'ilihi, fī Bāb Mā Jā'a fī Ṣifat Khubz Rasūl Allāh) ﷺ p. 99), Ṭab'ah: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, Bayrūt.

[4] سبل الهدى والرشاد: الباب الثاني في الآنية التي شرب منها (7/ 232، 233)، ط. دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى: 1414 هـ ، 1993 م

Subul al-Hudā wa al-Rashād: al-Bāb al-Thānī fī al-Āniyah allatī Shariba Minhā (7/232–233), Ṭab'ah: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Bayrūt, al-Ṭab'ah al-Ūlā: 1414 AH / 1993 CE.

[5] سبل الهدى والرشاد: جماع أبواب آلات بيته صلّى الله عليه وسلم،الباب الثاني في حصيره، وفراشه(356 /7)، ط. دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى: 1414 هـ ، 1993 م

Subul al-Hudā wa al-Rashād: Jamā' Abwāb Ālāt Baytihi ,ﷺ al-Bāb al-Thānī fī Ḥaṣīrihi wa Firāshihi (7/356), Ṭab'ah: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Bayrūt, al-Ṭab'ah al-Ūlā: 1414 AH / 1993 CE.

[6] ابن عثیمین، محمد بن صالح العثیمین، فتح ذي الجلال والاکرام شرح بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، آصف نسیم (مترجم)، دار المعرفۃ، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور، س ن، ج:اول، ص:101

Ibn 'Uthaymīn, Muḥammad bin Ṣāliḥ al-'Uthaymīn, Fatḥ Dhī al-Jalāl wa al-Ikrām Sharḥ Bulūgh al-Marām Min Adillat al-Aḥkām, Āṣif Nasīm (Mutarjim), Dār al-Ma'rifah, al-Faḍl Mārkit, Urdu Bāzār, Lāhawr, S.N., Juz: Awwal, p. 101.

[7] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب کھانوں کے بیان میں، حدیث نمبر 5426

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi', Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb Akhbār al-Aṭ'imah, Ḥadīth No. 5426.

[8] القرآن،67:25

Al-Qur'ān, 25:67.

[9] ابن عثیمین، محمد بن صالح العثیمین، فتح ذي الجلال والاکرام شرح بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، آصف نسیم (مترجم)، دار المعرفۃ، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور، س ن، ج:اول، ص : 102

Ibn 'Uthaymīn, Muḥammad bin Ṣāliḥ al-'Uthaymīn, Fatḥ Dhī al-Jalāl wa al-Ikrām Sharḥ Bulūgh al-Marām Min Adillat al-Aḥkām, Āṣif Nasīm (Mutarjim), Dār al-Ma'rifah, al-Faḍl Mārkit, Urdu Bāzār, Lāhawr, S.N., Juz: Awwal, p. 102

[10] القرآن17:87

Al-Qur'ān, 87:17.

[11] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5634

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi', Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth No. 5634.

[12] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5625

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi', Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Mashrūbāt,

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 144- 160

Ḥadīth No. 5625.

[13] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، ج ہفتم، ص235، حدیث نمبر 5605

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Mashrūbāt, Juz Hāftham, p. 235, Ḥadīth No. 5605.

[14] ابوداؤد سلیمان بن اشعث الازدی، سنن ابی داؤد، دار السلام پبلشرز، س ن، کتاب لباس سے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 4123

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash‘ath al-Azdī, Sunan Abī Dāwūd, Dār al-Salām Publishers, S.N., Kitāb al-Libās, Ḥadīth No. 4123.

[15] ابوداؤد سلیمان بن اشعث الازدی، سنن ابی داؤد، دار السلام پبلشرز، س ن، کتاب لباس سے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 4126

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash‘ath al-Azdī, Sunan Abī Dāwūd, Dār al-Salām Publishers, S.N., Kitāb al-Libās, Ḥadīth No. 4126.

[16] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب ذبیح اور شکار کے بیان میں، حدیث نمبر 5488

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Dhabā'iḥ wa al-Ṣayd, Ḥadīth No. 5488.

[17] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب تیمم کے احکام ومسائل، حدیث نمبر 344

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Tayammum, Ḥadīth No. 344.

[18] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب خمس کے فرض ہونے کا بیان میں، حدیث نمبر 3109

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb Khams, Ḥadīth No. 3109.

[19] القرآن 5 : 4

Al-Qur'ān, 5:4.

[20] شمائل ترمذی مولف محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، باب ماجاء فی قدح رسول اللہ ﷺ، صفحہ نمبر 400

Shamā'il al-Tirmidhī, Muḥammad bin ‘Īsá bin Sūrah al-Tirmidhī, Bāb Mā Jā'a fī Qadaḥ Rasūl Allāh ,ﷺ p. 400

[21] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب خمس کے فرض ہونے کا بیان میں، حدیث نمبر 310

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘. Lahore: Maktaba Islāmiyya, Urdu Bāzār, 2009. Kitāb Khums ke Farḍ Hone ka Bayān, Ḥadīth no. 3109.

[22] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار السلام پبلشرز، 2007ء، کتاب مشروبات سے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 3435

Ibn Mājah, Abū ‘Abdullāh Muḥammad bin Yazīd bin ‘Abdullāh bin Mājah, Sunan Ibn Mājah, Dār al-Salām Publishers, 2007 CE, Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth No. 3435.

[23] بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5591

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth No. 5591.

[24] ایضاً، حدیث نمبر 5593

Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘, Maktabah Islāmiyyah, Urdu Bāzār, Lāhawr, 2009 CE, Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth No. 5593.

[25] قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، دار السلام، س ن، کتاب مشروبات کا بیان، حدیث نمبر 5230

Muslim bin al-Ḥajjāj, al-Ṣaḥīḥ Muslim, Dār al-Salām, S.N., Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth No. 5230.

26 بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5637

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘. Lahore: Maktaba Islāmiyya, Urdu Bāzār, 2009. Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth no. 5637.

27 مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، دار السلام، س ن، کتاب مشروبات کا بیان، حدیث نمبر 5237

Muslim bin al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim. Riyāḍ: Dār al-Salām, n.d. Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth no. 5237.

28 بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5638

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘. Lahore: Maktaba Islāmiyya, Urdu Bāzār, 2009. Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth no. 5638.

29 بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5592

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘. Lahore: Maktaba Islāmiyya, Urdu Bāzār, 2009. Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth no. 5592.

30 ابوداؤد سلیمان بن اشعث الازدی، سنن ابی داؤد، دار السلام پبلشرز، س ن، کتاب مشروبات کے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 3691

Abū Dāwūd Sulaymān bin al-Ash‘ath al-Azdī, Sunan Abī Dāwūd. Riyāḍ: Dār al-Salām, n.d. Kitāb al-Mashrūbāt al-Muta‘alliq bi Aḥkām wa Masā’il, Ḥadīth no. 3691.

31 ابوداؤد سلیمان بن اشعث الازدی، سنن ابی داؤد، دار السلام پبلشرز، س ن، کتاب مشروبات کے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 3695

Abū Dāwūd Sulaymān bin al-Ash‘ath al-Azdī, Sunan Abī Dāwūd. Riyāḍ: Dār al-Salām, n.d. Kitāb al-Mashrūbāt al-Muta‘alliq bi Aḥkām wa Masā’il, Ḥadīth no. 3695.

32 ایضاً، حدیث نمبر 3696

Ibid., Ḥadīth no. 3696.

33 ایضاً، حدیث نمبر 3697

Ibid., Ḥadīth no. 3697.

34 ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار السلام پبلشرز، 2007ء، کتاب مشروبات سے متعلق احکام ومسائل، حدیث نمبر 3435

Abū ‘Abdullāh Muḥammad bin Yazīd bin ‘Abdullāh bin Mājah, Sunan Ibn Mājah. Riyāḍ: Dār al-Salām, 2007. Kitāb al-Mashrūbāt al-Muta‘alliq bi Aḥkām wa Masā’il, Ḥadīth no. 3435.

35 بخاری، صحیح الجامع، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2009ء، کتاب مشروبات کے بیان میں، حدیث نمبر 5592

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Jāmi‘. Lahore: Maktaba Islāmiyya, Urdu Bāzār, 2009. Kitāb al-Mashrūbāt, Ḥadīth no. 5592.